

بسم اللہ

پر مبارک رسالہ توحید یوں کہ نہیں تھوڑے والا مسے بہ

پشت خاں در افتخار

بلقب بلقب تاریخی

بدایونی سکوت عجز پر مہبت

۳۹ ۳۹ ۱۳

مبارک اشتہار بدایونی تہذیب جمل عجیب میں بدایونی مولویوں کو جن کی گدائی و غلامی پر افتخار کو افتخار ہی اس کی کتاب
ملعون ماضی الانسان کے پیشا کہ غفلت سے صرف دہن دکھا کر خود انہیں کی چھٹی پر سوال شرعی کیا تھا کہ یہ کفر نہیں
یا نہیں انہیں سزا تو ان جہنم ہو کہ سکوت محض ہی مگر خود افتخار نے ایک دو دو فی ملعون ہمارا بنام جواب چھاپا
اپنا کوئی کفر نہ اٹھا سکا بلکہ سب کو قبول لیا اور اپنی فاحشہ جہالتیں کتاب کے سرچھاپ کر اور زیادہ کفر اور
اور سخت جرات پر کہ اپنے سب گندے کفر حضرت مولانا مولوی محمد عبد القادر صاحب کے سر ڈالے کہ
انہوں نے مجھے سکھایا بدایونی اس پر بھی ساکت رہیں اور شاگرد کی رعایت میں حضرت ممدوح پر بھی اتہام کفر لگایا
کر لیں تو سخت قیامت ہی اس مبارک رسالے میں قطعی دلائل سے خود افتخار کا عقیدہ دکھایا ہو کہ افتخار کا فخر اور
جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر غیر ماضی الانسان و آہل ملعون اور جو کچھ وہ آئندہ کے سبکدستی و
سکت جواب ہی۔ اس میں ایک سو ایک سوال ہیں آخر کے ستر سوال سب چمر توحید یوں سے ہیں جن کو

غیر کریں تو مسلمان ہی ہوتے ہیں
لفظیف لطیف ابوالفتح حضرت مولانا مولوی مفتی حافظ احمد شمس علی خاں صاحب لکھنوی مسافر و ام فیضیہ
جس کو جناب عبد القادر بن حاجی ہاشم میاں صاحب ساکن گوٹل (دکا ٹھیا دار) نے

اہلسنت و جماعت علیہ طبع و کمال شایع کر دیا



حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے حق کو غلبہ دیا اہل حق کو وکان حقاً علیہما الضمیر المؤمنین
 کارنبہ دیا مصطفیٰ پیارے علیہ افضل الصلوة والثناء کے ہاتھوں حق و اہل حق کو پالا
 اہل فتن و فساد و کفر و ارتداد کے تکبر و افتخار پر لعنت فرما کر اسے خاک میں ڈالا
 فله الحمد فی الاولی والاخرہ ہواہل التقوی و اہل المخفۃ ۰

جناب مولوی عبدالقادر بر عہد الماجد بدایونی صاحبان! بعد یلین ملتس
 (۱) بحمدہ تعالیٰ جناب کے کھلے عریضہ کا خاتمہ تو کھلی مسلمانی چٹھی نے چھی کر دیا
 جس کا جواب آج تک نہ ہوا۔ آپ کا عریضہ ۸۔ ربیع الاول شریف کو شائع
 ہوا اور ۹ کو وہ جواب باصواب اس کا دافع ہوا۔ ایک ختم شدہ اللہ الحمد۔
 (۲) جواب کیا بن پڑتا مگر بدایونی جلیلاہٹ پجلی نہ بیٹھ سکی ۲۶ ربیع الاول
 شریف کو ایک مردہ لونڈے کے نام سے جسے مرے ہوئے سوا برس ہو چکا
 تھا ایک اشتہار رسراہٹ مگر دشناموں کا طومار مکمل باز ایں بانٹا جس کا جواب
 بھی چھی بنام بدایونی تہذیب و حیل عجیب مولانا مولوی محمد حسین رضا خاں
 صاحب قادری برکاتی نوری بریلوی دامت برکاتہم نے شائع فرما دیا جو بونہ
 تعالیٰ بدستور لا جواب رہا۔ مگر اس میں جناب نے ایک تازہ مناظرہ اچھا لکھا

کہ عیاداً باللہ تعالیٰ حضور پر نور سیدنا علی حضرت قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ نے
 حضرت سلطان بایزید بسطامی و حضرت شمس تبریز و غیر ہما اولیا کے کرام علیہم الصلوٰۃ
 پر حملہ فرمایا اور اسے آپ نے بعض مریدین حضور علی حضرت قبلہ عظیم الاقدس
 کے فتوؤں سے معلوم ہونا بتایا اس پر اسی لا جواب جواب میں آپ سے
 یہ سوال تھا کہ جلد سے جلد فوراً سے پیشتر بتائیے کہ کون سے فتوے سے
 آپ کو یہ معلوم ہوا یا آیہ مباہلہ کا پچھلا جملہ آپ نے بھی (فلان) پر تیار
 کر دیا اس جواب کی تاریخ ۳۔ ربیع الآخر شریف ہے جسے گنیے تو کتنے کثر جینے
 گزرے آج تک جواب نہیں اور ہو کہاں سے افتراء محض کا ثبوت
 کس گھر سے لائیں۔ دو ختم شدہ و شد اسجد۔ (۳) اسی لا جواب جواب میں
 نمبر ۱ یہ تھا جسے یاد دہانی جناب کے لیے پھر بعینہ لکھتا ہوں ”اصل یہ ہے
 کہ یہ ایک بہت بھاری پہاڑ کی پیش بندی ہے آپ کے یہاں کے مسئل
 خاص آپ کے بڑے بھائی صاحب کے شاگرد و غلام باختصاص افتخار الحق
 ربہ کی مقتدری نے ایک ملعون کفر نامہ بنام حامض الاسنان چھاپا ہے
 جس سے ظاہر ہے کہ جہان بھر میں نہ ایسا خبیث کافر نہ ایسا اجمل خاسر۔
 میں اس کے چند نمونے پیش کرتا ہوں آپ اللہ و رسول کی طرف موند کر کے
 ان کا حکم بتائیے اول ص ۱ پر لکھا ہمارے آقا محمد خدا کے خدا دوم ص ۱
 خدا ہر جاہل سے کہیں اجمل مطلق ہے سو ہم اللہ تعالیٰ کی جتنی حدیں اس کے
 انبیاء و خود اس نے کیں نسبت باطل ٹھہرائیں کہ اللہ ان سب سے پاک
 و منزہ ہے چہارم ص ۲ پر خدا کو آدمی ٹھہرایا ہجھ ص ۳ پر سب بتوں کو خدا مانا

ششم ۴۳ پر اللہ کے سوا کسی کے معبود نہ ماننے کو عقلاً نقلاً اس گھڑت
 لغو عمل توحید بتایا ہفتہ صلا پر کہا مشرکین بت نہیں پوجتے تھے صرف
 خدا کو پوجتے تھے مگر خدا کا لائق ہونا کے
 ہی معنی ہیں ہشتم اسی صفحہ پر کہا جس عقیدے کے سبب مشرکین مشرک
 تھے علمائے اسلام اسی عقیدہ پر ہیں نہم ۶۶ پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کا علم علم الہی سے زائد بتایا دہم ۷۱ پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
 نسبت لکھا کہ فرماتے تھے میرا باطن مجھے امر کرتا ہے کہ اپنے کو خدا سمجھا کرو۔
 یہ صہدائیں سے دلت ہیں آپ ایمان سے کیسے کہ ان کا قائل مسلمان ہے یا
 کافر مرتد۔ اور وہ جو پیشمار تخریفیں اللہ و رسول کے کلام میں کیسے یہاں تا کہ
 کہ دل سے آیتیں گڑھیں مثلاً ۵۵ سورہ یوسف کی آیت بنائی لفظ صِدْق
 الروایہ ص ۳ پر وتبطل الیہ بتطیلا اور اس پر حدیث گڑھی کہ جب یہ آیت
 اُتری صحابی نے پوچھا باطل کیا ہے فرمایا غیر اللہ۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایسے کو
 آپ کیا جاہل اجہل کہیں گے یا مقتدری شاگرد اجل یہ نیا منظر ہے جو
 آپ نے آجہا را اس پر ضرورت توجہ فرمائیے اور اسے صاف فرما کر بیلی سے
 جانیے یا تو ایمان سے لکھ دیجیے کہ افتخار مذکور بے شک کافر مرتد ہے ایسا کہ
 جو اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر یا لکھ دیجیے کہ یہی عقیدے حضرت
 یزید بستانی و شمس تبریز و اولیائے کرام و مولانا فضل رسول و مولانا عبد القادر
 جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے تھے۔ اُس وقت یہ فقیر آپ سے مناظرے کو حاضر ہے
 ہفت مکان سفر کیجیے اور بات صاف ہونے سے پہلے ہرگز تشریف

نہ لیجائیے یا اگر مناظرے سے گھبرائیے تو میں آپ سے استفادہ پوچھوں بتاتے
 جانیے انتہی۔ خدا کو مان کر انصاف کہ یہ کتنے ضروری دینی سوالات تھے
 جن پر اسلام و کفر کا مدار تھا مگر ان پر بھی آپ نے وہی اپنے دہن میں لکھنا
 پر مہر سکوت ہی رکھی اس سکوت کا منشا سمجھ میں نہ آیا یہ تو جناب کے کسی
 افترا پر طلب ثبوت نہ تھا جس کا جواب مشکل ہوتا سپرد ہی بات خفی کہ ان
 دلت اقوال کا قائل آپ کے نزدیک مسلمان ہے یا کافر اور یہ یہ آپ نہیں تھیں
 گڑھنے والاکم از کم سخت ساخت جاہل اجہل ہے یا مقتدری شاگرد اجل۔
 جناب پر یہ تو ہیں گمان نہیں کہ ان ملعون کفر و کفر نہ سمجھے۔ سمجھے مگر اپنے
 یہاں کے بچے تھے کا کفر و جہل قبول کرنے سے بچے حالانکہ یہ حکم قرآن عظیم مسلمان
 کی شان نہیں۔ شاگرد کی پشت پر اٹنا بھی کیا ہونا کہ اسلام و مسلمین سب کو
 پیٹھ دینا۔ خیر یہ تیسرا بھی ختم شد و اللہ اعلم و ما یبدی الباطل و ما یدریہ والحمد
 للربنا النصیر الحمید۔

بیادونی تصویر کا دوسرا رخ

تصویر معاف بیل نہ کو داکو دی گون۔ مہینوں بعد آپ کے اسی افتخار مقتدری
 نے ایک ملعون دو ورق چھاپا جس کے اشد مسخرے پن کی کیا شکایت نہ اسکی
 کہ کہیں مرغے کی بولی بولتا ہے کہیں گدھے کی کہیں بچے والی لومڑی کی
 ہر گز برخلقیقت خودی تند۔ معلوم نہیں یہ اُس کی اپنی بولیاں ہیں یا اُس نے
 مدرسہ سے سیکھیں یا اُس کے زعم ملعون میں یہ اُن ۳۵۹ پچھندوں سے

ہیں جو حضرت مولانا مولوی عبدالقادر صاحب کے سکھائے بتاتا ہی یہاں تک صبر و شہادت نہ تھا مگر مشکل یہ ہے کہ اُس نے حامض الانسان میں تو اپنے آپ کو صرف مولوی عبدالقادر سے منسوب کیا تھا اس میں وہ براہ راست اپنے آپ کو خاص حضرت تاج الفحول مولانا عبدالقادر صاحب قدس سرہ کا شاگرد و نظر کردہ و دست گرفتہ و اسرار آموختہ ٹھہرا کر یہ بتاتا ہے کہ یہ ملحد کفر و ارتداد یہ نجس اتحاد و اتحاد جن کا نام اُس نے وحدۃ الوجود رکھا ہے اُسے حضرت ہی نے تعلیم فرمائے ہیں (ص ۳۱ کالم ۳) اب بھی آپ کی غیرت کو جنبش نہ ہو تو قیامت ہے وہ تو خود اپنے اقرار سے نہ مسلمان ہی نہ انسان نہ آدمی کا کچھ نہ قابل خطاب اور آپ کی ادنیٰ توجہ سے یہ عقیدہ حل ہوا جانا ہی اگر آپ چھاپ دیں کہ بیشک افتخارِ شہنشاہی کا فرزند بن کر مریدِ مجدد ناقابل خطاب ہو تو یہی اُس کا کافی جواب ہے کہ وہ اپنے آپ کو آپ ہی کا پٹھا آپ ہی کے اکھاڑے کا توجہ مانتا ہے یا آپ چھاپ دیں کہ ہاں وہ حق پر ہے سچ کہتا ہے یا اسی قدر کہ کافر گمراہ بد دین نہیں بدایونی اکھاڑے کا پٹھا ہے تو بیوہ تعالیٰ پھر ہم ہیں اور آپ جناب سے مخاطبہ مزہ دیجائے آپ کچھ سمجھ تو سکیں گے اسلام کے آگے کچھ تو جھکیں گے ہر جگہ اُس کی سی بے معنی بے نگی انہی بے جوڑ تو نہ بکیں گے۔ حق بچوں احق واضح ہوا اور واضح ہو کر رہیگا۔ واللہ المعین و بہ نستعین۔

لہذا بنہایت ادب یہ محدود سوالات معروض خدمات۔ مولوی عبدالقادر صاحب کے نام پر آپ نے توجہ نہ فرمائی نہ فرمائی حالانکہ فرمائی

تھی کہ وہ آپ میں ایک کے بڑے بھائی باپ کی جگہ اور دوسرے کے دادا۔ اب حضرت تاج الفحول پر اُس نے ان کفروں کی تعلیم کا سخت ناپاک افرا گانٹھا ہے یہ تو آپ کی غیرت کو ابھارے خدا غیرت دے آمین۔

(سوال ۱) ملاحظہ ہو مبارک اشتہار بدایونی تہذیب میں محض بطور نمونہ اُس کے دس کفر منقول تھے کفر چہارم سے کہ ص ۲ پر خدا کو آدمی ٹھہرایا اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ کیا یہ اُس کے کافر ہونے کو کافی نہیں (سوال ۲) یو ہیں کفر ششم کو کہ ص ۲۳ پر اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ ماننے کو عقلاً نقلاً من گھڑت لغو عمل توحید بتایا ہضم کر گیا کیا یہ اُس کے مرتد ہونے کو بس نہ تھا (سوال ۳ تا ۵) کفر ہفتم ص ۳۱ پر سب بتوں کو خدا مانا کفر ہفتم ص ۳۱ مشرکین بت نہیں پوجتے تھے صرف خدا کو پوجتے تھے کفر ہشتم ص ۳۱ جس عقیدے کے سبب مشرک مشرک ٹھہرے علمائے اسلام اُسی عقیدے پر ہیں کفر نہم ص ۳۶ پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم علم الہی سے زائد بتایا کفر دہم ص ۳۸ پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت لکھا کہ فرماتے تھے میرا باطن مجھے امر کرتا ہے کہ اپنے آپ کو خدا سمجھا کرو ان پانچ کفروں پر خدا کی قسم کھا گیا کہ اُس کے رسالے میں نہیں لائے لائے بوالصلوٰۃ کی طرح کتر بیونت ہی یہ جھوٹی قسمیں تو ہمیشہ سے مخالفین کی ڈھال رہی ہیں قال اللہ تعالیٰ یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر و کفروا بعد اسلامہم اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہ کہا اور بیشک ضرور انہوں نے کفر کا بول بولا اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے اُس کی جھوٹی قسم نہ تو دیکھنے والوں کو اندھا کر سکیگی

نہ دوپہر کے آفتاب کو درپردہ اس کا بلعون رسالہ ضرور آپ کو پہنچا ہوگا ورنہ
اب سنگا لچھے صفات کے نشان دیے ہوئے ہیں ملاحظہ فرمائیے کفر ہفتم و
ہشتم میں آخر ضلے شروع صلا تا تک اس کی ہدائی عبارت ملخصاً یہ
ہے یا ایہا العلم اتھارے زعم باطل کے موافق لو فرضنا عند اللہ والرسول
علیہ السلام لا الہ الا اللہ کے معنی لا معبود الا اللہ ہی ہیں تو مشرکین عرب
نے بجاواب استفسار ہذا کہ تم اللہ تعالیٰ کو موجود و معبود سمجھتے ہوئے لات و
منات و ہبل وغری وغیرہ غیر اللہ کو بھی موجود و معبود کیوں سمجھتے ہو یہ
کیوں کہا کہ غیر اللہ کو ہم موجود و ضرور سمجھتے ہیں لیکن ان دونوں موجودوں میں سے
صرف اللہ تعالیٰ کو معبود سمجھتے ہیں اور اصنام کو شفع جانتے ہیں نہ کہ معبود یعنی
عبادت ہم اللہ کی کرتے ہیں صرف اس لیے کہ اصنام غیر اللہ ہماری سفارش
کریں اور ہمیں اللہ تک پہنچائیں ان کے نام کی مالا جب لیتے اور ان کے آگے
گھنٹا بجا دیتے ہیں کما نقل اللہ تعالیٰ فی قرآنہ ما نعبد ہمکلا لیقر بوا
الی اللہ ذلکاً ترجمہ ہم اصنام کی عبادت نہیں کرتے اللہ کی عبادت کرتے
اور محض اسی اس کو معبود سمجھتے ہیں (سبحن اللہ صراحتہ بوجہ کے اقرار کو انکار
بنالینا اسی کا کام ہے جو مشرکین مدعی شست بھی بڑھک ان کا گواہ چست ہو)
یا ایہا العلم کیا بایں برہان قاطع زمانہ رسول علیہ السلام کے مشرک مثل تمہارے
یہ عقیدہ نہیں رکھتے تھے کہ اللہ اور غیر اللہ دونوں موجود ہیں اور دونوں میں سے
اللہ معبود ہے اگر یہ عقیدہ ان کا عند الرسول علیہ السلام توحید نہیں تھا تو تمہارا
عقیدہ توحید کیسے ہے ملاحظہ ہو یہ کھلا کفر ہفتم و ہشتم ہے صلا تا شروع صلا پر یہ

جب مشرکین سے جو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ اور غیر اللہ دونوں موجود ہیں اور
دونوں میں اللہ معبود ہے۔ (یہ وہی کفر ہفتم ہے) کہا گیا کہ پڑھو لا الہ الا اللہ
تو انہوں نے اس کے پڑھنے سے انکار کر کے کہا کہ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ہمیں کلمہ سے عذر و انکار نہوتا اگر تم لا الہ الا اللہ کہتے تمام معبودین کو
اللہ کا عین نہ جانتے تمہارے یہ جنانے نے کہ جس ملت و مذہب کے جعفر
بھی معبود ہوں سب عین اللہ ہیں یہیں سخت تعجب میں ڈال دیا (یہ دیکھیے
کھلا کفر ہختم ہے) یا ایہا العلم کیا توحید حقیقی میں جیسے بعثت رسول علیہ السلام
کے دور کے مشرکین کو عذر و انکار و تردد و تعجب تھا حق کو وہی ہے ہی محض عند
و انکار و تردد و تعجب ہے کہ نہیں تم ہی بتاؤ عند اللہ والرسول علیہ السلام وہ
اپنے اس عقیدہ باطلہ کے سبب کہ اللہ بھی موجود ہے اور غیر اللہ بھی اور
دونوں میں سے اللہ معبود ہے کون سمجھے اور عند ہما تم کیا۔ یہ وہی کفر ہشتم ہے
کفر ہم میں ۱۶ پر اور آخر صلا سے ہی اللہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء حمید و احد باطل
قابل حمد ہی ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا اسم حمید اور اپنی شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
احمد جتا دیا اور فاعل فضیل مطلق اور فاعل افضل مقید بتفضیل میں صرف فرق فضیلت
ہی ہوتا ہے۔ اور عالم الغیب والشہادۃ ہونا حمد حمید ہے لہذا جو با اعتبار حمد بمرتبہ
حمید مطلق عالم الغیب والشہادۃ ہوگا با اعتبار حمد بمرتبہ احمد اعلم الغیب والشہادۃ
بقاعدہ علمی ضرور بالضرور ہوگا نہ کہ برعکس۔ کفر دہم میں صلا پر ہے احمد مجتہد
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا اوقات اس کلمہ سے گویا ہوتے تھے انا احمد
بنیریم اور کبھی فراتے تھے لیس فی جہتی بئو اللہ کبھی فراتے کہ قل جاء الحق
میرا باطل مجھے امر کرتا ہے کہ کہو مثل محمد میں جو مشہود ہوا وہ اللہ ہے کبھی فراتے
تھے کہ قل یا عبادی میرا باطل مجھے امر کرتا ہے کہ تم لوگوں کو اپنا بندہ کہہ کے

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

پکار دینی اپنے کو خدا سمجھا کر و۔ ایمان ایمان سے بتائیے کہ وہ پانچوں کفران میں موجود ہیں یا کفر بیہوش کر کے کفری بول بنا لیے ہیں بات یہ ہے کہ مرند سے جواب بن نہ پڑا کافروں پر ہاتھ دھر گیا اور حیاء نہ آئی کہ اس کا رسالہ دیکھنے والا فقط اتنا ہی نہ سمجھے گا کہ ہاں یہ پانچوں کفر بھی صراحتہ اس میں موجود ہیں بلکہ ساتھ ہی یہ بھی سمجھ گیا کہ مرند کے پاس ان کا جواب نہیں اور کفر سے توبہ کی توفیق نہیں اور بے ایمان کو حیا کہاں لہذا یوں دن دھاڑے مگر گیا۔ اس سے تو یہی ہنتر تھا کہ جیسے وہ دو کفر اور ٹھہ لیے اور کچھ جواب نہ دیا پانچوں یہ بھی اور ٹھہ لیتا اور چپ رہتا کہ کفر کا خلعت ہفت پارچہ تو اسے ملتا پھر اس پر ڈھٹائی یہ کہ افتخار نے کوئی بات ایسی کہی ہے جس سے وہ کافر اور جو اسے کافر نہ مانے وہ کافر نہ ہاں وہ یہ باقیں بطور نمونہ ہیں جن میں سے دو کو صاف نکل گیا اور پانچ کو کمال بھیجائی مگر اگر نکل گیا (سوال ۸ و ۹) کفر دوم و سوم صلا کہ خدا ہر جاہل سے اہل مطلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جتنی حمدیں اس کے انبیا اور جو اس نے کیں سب باطل ٹھہرائیں۔ ان کا جواب دیتا ہے کہ وہ تو ظرافتاً ایک لطیفے کے طور پر ہے کہ تم دلائل کے پر وہ دلیل سے تو اللہ تعالیٰ بھی جاہل ثابت ہوتا ہے۔ ایمان سے کہیے کہ یہ جواب ہو گیا کیا وہ اللہ عزوجل کے ساتھ استہزاء کر کے ان سخت گندے کفروں سے بچ گیا وہ رسالہ ملعونہ میں اس پر آیت سے دلیل قائم کرنا اور اسے برہان کہتا ہے کہ آیہ قرآنی ہے سبحان رب العزت عما یصفون تیرا رب رب عزت پاک ہی ہر اس وصف سے جو بیان کرتے ہیں یا بیان کریں گے بیان کرنے والے جمعیت یصفون سے اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیا خارج نہیں ہو سکتے کہ نسبتاً استننا نہیں لہذا باہر برہان خود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک

اللہ تعالیٰ صفات مطلقہ عامہ خاصہ سب سے منزہ ثابت ہو رہا ہے اور اسی پر تفریح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل مطلق ہے پھر بتا کید تمام کہتا ہی برہان قاطع جہل خدا ہے قرآن سے برہان قاطع قائم کرے اور اسے حضرت بتائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک یہ مفاد آیت بنائے پھر اسے استہزاء لگائے یہ کفروں میں اضافے ہوئے یا کفروں سے نجات۔ (سوال ۱۰) دلائل قرآنی و معانی قرآن عند اللہ و رسولہ کے آپ حضرات بدایوں بھی پر وہیں یا نہیں اگر نہیں تو صاف انکار لکھ کر اپنے اٹھارے کے پٹھے کے ساتھ صحبت کفر و ارتداد گرم کیجئے اور اگر ہاں تو آپ کا پٹھا آپ کو بھی ہدایت راہ سفر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے سے بھی اہل مطلق کہیے کیونکہ تمھاری معلومات تو نہیں ازید ہے اور اللہ تعالیٰ کو تو بقول صحیح خود اپنی صفات سے معزا ہونے کا اقرار ہے صلا (سوال ۱۱) کفر اول صلا پر لکھا ہمارے آقا محمد خدا کے خدا اس کا یہ جواب دیتا ہے کہ میں نے یہ اپنا عقیدہ نہ لکھا بلکہ حضرت قطب الاقطاب سید احمد بن ادیس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا خدا مانا اور کہا اور لکھا ہے اھل کیا آپ کے نزدیک بھی قول حضرت مذکور مولانا محمد حق الحق کا یہی ترجمہ ہے کہ ہمارے آقا محمد خدا کے خدا اگر نہیں تو آپ کے پٹھے نے ایسے گندے ملعون کفر کا جو آج تک کسی اکفر سے کفر نے نہ کہا (حضرت سید موصوف پر افترا کر کے پھر ان کو قطب الاقطاب مانا آپ کا پٹھا کافر دیا نہیں (سوال ۱۲) اس نے حضرت مدوح کا یہ قول نہ رد کے لیے لکھا نہ مجر و نقل بے سند کے لیے بلکہ صراحتہ اس سے استناد کیا صلا پر کہا جیج اولیاء اللہ کا وہی عقیدہ ہے جو میرا ہے اور اسی کے بیان میں قول مذکور لایا تو یہ ہر ملعون کفر سے ملعون تر کفر اس کے نزدیک حق و متحد و صحیح مستند اور وہ

کافر سے کفر اشد ہوا یا نہیں اس کے کفروں کے یہ دس نمونے آپ پر پیش کیے
تھے جن میں سے کسی ایک کے بھی کفر سے بال بھر نہ آنا رسکا اور پھر کہتا ہے کہ
افتخار نے کیا کہا ہے جس پر وہ کافر ہوا۔ دو بلکہ سات کو نکل گیا کہ پانچ کو مکر کر
نکل گیا دو میں کہا کہ وہ اس کی ظرافت یعنی خدا سے ٹھٹھا تھا ایک کا جواب یہ کہ
استغفر اللہ استغفر اللہ میں نے کب کہا حضرت قطب الاقطاب نے خدا کا خدا
کہا۔ لہذا الصاف دسوں اس پر پورے جم گئے یا کچھ کسر ہے یہ موٹھ اور مناظرہ کی پو
اومن نیشوا فی الحلیۃ وهو فی الخصام غیر مبین ۵ اللہ اللہ صرف نمونے کے
دس پر یہ حالت اگر سب دکھائے تو اسفل سافلین تک بھی نہ رکنا ان الباطل
کان زھوقاً ۶ تھو بی بہ الیہم فی مکان صحیح (سوال ۱۱) اس کے دس
کفر تو محض بطور نمونہ تھے کفر وہ کی انھیں عبارتوں میں پھاری گیا رسول کفر
موجود ہے شروع صلا پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مشرکین سے
ارشاد تو یہ بتایا کہ تم غیر اللہ کو معبود مانتے ہو اور اس کے جواب میں ان خشاکا
انکار گڑھا پھر آخر صلا اور شروع صلا سب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے ارشاد کو چھوڑا اور مشرکین کے قول پر اعتماد کیا کہ وہ غیر اللہ کو
معبود نہیں مانتے تھے کہ یہ اشد کفر ہے یا نہیں۔ اور کیوں نہ ہو اپنوں کی
سب کو بھاتی ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب اور
مشرکین ملاعنہ کی تصدیق کرنے والا افتخاری و مہرم میں بھاری صوفی توحیدی
ہوتا ہے ۷ صوفی ارا نیست صداعت برود (سوال ۱۴ و ۱۵) بدایونی
تہذیب میں نثران و حدیث میں افتخاری تحریفوں کے جو تین نمونے دکھائے
تھے ان کو کاتب کے سر تقویتا ہے کہ اس نے ہذا تاویل روای کی جگہ
لقد صدق الروای اور ما خلفت ہذا باطلا کی جگہ تبطل الیہ تبطل

اور حدیث میں ما خلا اللہ باطل کی جگہ ما سوا اللہ باطل لکھ دیا جب کچھ بن نہ
پڑی تو اپنی بلا بچا کرے کاتب کے سر ڈالی۔ کہاں ہذا تاویل اور کہاں
لقد صدق کہاں ما خلفت ہذا اور کہاں تبطل الیہ مگر کاتب نے
میں تھا اس سے تو آسان تر یہ تھا کہ کمر بتا رسالہ ملعونہ بچا کرے افتخار رہتی کی
تالیف ہی نہیں ابلیس رحیم کی تصنیف ہے کاتب نے غلطی سے ابلیس رحیم
کی جگہ افتخار رہتی لکھ دیا ہے ظاہر ہے کہ لقد صدق میں ہذا تاویل کا ایک
ہی حرف ل ہے باقی سب جدا لیکن افتخار رہتی میں ابلیس رحیم کے تین پ
اچی سر تو یہ غلطی کاتب تو اس سے آسان تھی (سوال ۱۶) لطیف
یہ کہ رسالہ ملعونہ کے آخر میں غلطنامہ بھی لگا ہے اس میں وہ فروگزاشتیں
تاک لیلی ہیں جو غلطی نہیں مثلاً غلط خلیفہ صحیح خلیفہ یہاں تاک کہ یہ اہل
ہر جگہ صوفیہ کو صوفیہ کہتا ہے ایک جگہ کاتب کے قلم سے صحیح لفظ صوفیہ نکل گیا
اسے غلطنامہ میں بگاڑ دیا کہ غلط صوفیہ صحیح صوفیہ اور یہ شیطانی اغلاط اللہ و
رسول پر افتراءات نہ سونجھے۔ سو جتنے کیسے خود اسی کے افتراء تھے جب سر پر
کراڑا کاتب پر بہتان جڑا۔ اب فرمائیے کہ ایسا اہل یہ تبطل والا تبطل
آپ کے اکھاڑے کا پٹھا ہے یا... کا پٹھا۔ اب وہ مردے جو اس نے وہاں
وہنا قصہ و نہج یہ وغیرہم گمراہوں کو دیے کہ قرآن و احادیث میں جو جی چاہے
گھٹوا بڑھوا کے اپنے دین مضبوط کر لو وہ اغلاط کاتب کے نہیں سمجھے جاسکتے تمام
ادیان ناحق حق ہو جائیں گے کسی پر کچھ اعتراض نہ رہے گا وہ مردے حقیقہ
خود اسی کفر کفرہ کے ہوئے یا نہیں۔ (سوال ۱۷) حدیث میں بضر غلط کا
نے غلطی کی تو کیا اس رسالہ ملعونہ کی یہ پوری چار سطریں بھی کاتب نے اپنی طرف
سے گڑھ کر لکھیں کہ جب نازل ہوئی تھی یہ آیت کہ ما خلفت ہذا باطلا

تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ ما الباطل باطل کسے کہتے ہیں تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا کہ ما خلا اللہ باطل اللہ کے غیر کو باطل کہتے ہیں کیا یہ دل سے حدیث گڑھنا نہیں۔ کاتب کے سرخو پ کر بھی آپ کے ہٹھے کی کھوپڑی تو نہ بچی (سوال ۱۸) یہ سب بر علم اللہ قرآنی دیکھیے اب آیت کے معنی یہ ٹھہرے جو خود اس مرتد نے اپنے ملعون رسالہ کے مطابق گڑھے کہ نہیں مخلوق کیا تو نے اپنی ساری خلقت کو اپنا غیر یعنی تو نے اپنے ہی آپ کو پیدا کیا ہے تو معدوم و مردہ تھا تو نے خود اپنے آپ کو موجود و زندہ کیا ہے آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں تو ہی ہے تو ہی بیل ہے تو ہی گدھا تو ہی سو رہے تو ہی کتا۔ ایمان سے کیے کیا آپ کے نزدیک بھی آیت کے یہی معنی ہیں یا ایسا بننے والے کا مرتد مستحق لعنت لعنت خدا ہیں تحریر بدایونی تہذیب میں تو اس تبطل الیہ بتبطلہ کو آپ کے ہٹھے کی جہالت ہی رکھا تھا مگر وہ تو بقول خود بدایونی رستم کا منجلا ہے وہ فقط جہالت پر کیا رکے۔ جھٹ غلط کاتب بنا کر کفر ملعون کے اسفل سافلین کو پہنچ گیا جس کے کفر واللہ العظیم انسانی شمار سے باہر ہیں کہ خدا معدوم تھا خود اس نے اپنے آپ کو موجود کیا خدا مردہ تھا خود اس نے اپنے آپ کو زندہ کیا کنتم امواتا فاحیا کہ انکار خدا بیل گدھا سو کر کتا..... وغیرہ وغیرہ ہے۔ اس سے بہتر عذر بدتر از گناہ کیا ہو سکتا ہے جہالت سے بچنے کو سنگھوں ہما سنگھوں کفر اوڑھ لیے (سوال ۱۹) طرفہ یہ کہ داغ جہالت سے بچا تھا وہ بھی پہلے سے کروڑوں درجے بڑھ گیا کہاں ت کاٹ کھنا اور کہاں یہ کہ معدوم نے خود اپنے آپ کو موجود کیا۔ کیا اب بھی آپ اپنے ہٹھے کی پیٹھ نہ ٹھونکیں گے (سوال ۲۰) اللہ مخوس بد نصیب وہ جو اپنے گھر کی

معلوم نہیں اس
رستم بدایونی
عبد القدر
عاجب کو
اللہ عز و جل
مولانا سولوی
عبد القادر
کورال بدایونی
محمد رفیع
میرزا
میرزا
اور حضرت
فضل
صاحب
بدایونی

ایک اینٹ بچانے کو سارے گھر وے کا گھر وندا کر لے۔ حدیث میں اس قول بعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق تھی کہ تمام اشیاء سوائے خدا باطل ہیں اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اقرار کر کے معنی یہ گڑھے کہ لفظ باطل کے معنی غیر خدا ہیں اس قرار داد پر آیت کے وہ ملعون معنی گڑھے دیے اور اسی کو رسالہ ملعونہ مطابق یوں بنایا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما سوا اللہ باطل ترجمہ اللہ کے غیر کو باطل کہتے ہیں۔ یہ حدیث ہی یا نہیں۔ اگر ہے تو اس آیت کے سوا اس کے کچھ اور معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ اسے اللہ تو نے یہ مخلوق اپنی غیر نہیں بنائی بہت اچھا باطل کے معنی غیر اللہ ٹھہرے اور اللہ عز و جل فرماتا ہے وان ما یدعون من دونه هو الباطل آیت کے معنی یہ ٹھہرے کہ مشرکین اللہ کے سوا جن جن کو پوجتے ہیں مثلاً ہمت اور چاند سورج تارے وغیرہ سب غیر اللہ ہیں۔ غیر اللہ موجود ہو گیا اور اس کا سارا گھر گھر وندا ہو گیا۔ کیا اب بھی آپ اپنے ہٹھے کو پیار میں دبوچ کر اس کی ناگ پھر دانت نہ جامیں گے (سوال ۲۱) اسی دو مرتبہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول میں کریمہ لوکان فیہما الہة الا اللہ لفسد تا کے معنی یہ گڑھنا ہی مشرکین کے سمجھے ہوئے چاہے جتنے بھی معبود ہوں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے غیر ہوتے تو زمین آسمان کا انت منترا بگڑ جاتا اس آیت کا ارشاد یہ تھا کہ سب معبود ان مشرکین غیر اللہ ہیں اس آیت کا مطلب یہ ٹھہرے کہ ان میں کوئی بھی غیر اللہ نہیں اپنے ہٹھے سے پوچھیے کونسی آیت پر ایمان لگ کونسی سے کفر کرتا ہے کیا اب بھی آپ اپنے ہٹھے کو کافر اور پاگل دونوں نہ کہیں گے۔ (سوال ۲۲) آپ کا پٹھا کہاں کہاں کاتب کی جان کو روئے گا صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی شان میں لبس فی

جنتی بسوا اللہ فرمائے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہی ملعون
افترائے اس کے رسالہ ملعونہ میں بھی دو جگہ ہے ص ۱۵۰ و ۱۵۱۔ کہیے یہ اس نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شدید بہتان باندھا یا نہیں حکم حدیث
مستحق جہنم ہوا یا نہیں (سوال ۲۳۳) اس اشتہار ملعون اور رسالہ ملعونہ میں
دونوں جگہ بسوا اللہ لکھا ہے ذرا مہربانی فرما کر اس ابلہ سی گڑبہت کی ترکیب آپ ہی
فرمادیجیے ورنہ کیا آپ اپنے پٹھے سے کہیں گے کہ ابو یوسف ایک جملہ گڑبھنانہ
جانے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراءات بھانے۔

(سوال ۲۳۴) ص ۱۰۰ کالم اول میں لکھتا ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خبر اصحیحا کان اللہ لم یکن معہ غیرہ الا ان کما کان خیر ولم یکن سے واو کا اسقاط اور
شی کی جگہ غیرہ لکھنا جانے دیجیے یہ الا ان کما کان کا اضافہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء ہے یا نہیں رسالہ ملعونہ کے ص ۱۵۰ و ۱۵۱ پر بھی
ہر جگہ یہ اضافہ ہے یہ بھی کاتب نے بڑھالیا ہوگا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ
بھی کاتب ہی نے لکھ لیا کہ اب بھی ویسا ہی موجود ہے (سوال ۲۵۱) ص ۱۸۸
اسی صفحہ و کالم پر فتم وجہ اللہ کا ترجمہ گڑبھنا ہے اس میں اللہ ہی کا تو
چہرہ ہوتا ہے یہیں کریمہ لوکان فیہما الہمة کا ترجمہ گڑبھنا ہے مشرکین کے
سمجھے ہوئے چاہے جس جنس کے جننے بھی معبود ہوں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے غیر ہوتے
یہیں کہ ہوا اول ولا یمن کی تفسیر گڑبھنا ہے مخلوق وہی تو ہے جو اول کے بعد
آخر ہے اور آخر ہوا اللہ خبر اللہ و رسول علیہ السلام ہے یا الآخر غیر اللہ اور اسی
کریمہ میں والظاہر کا ترجمہ گڑبھنا ہے وہی اللہ جو اس عشرہ ظاہرہ و باطنہ سے
بھی مدبر ہوتا ہے اور اسی پر رسالہ ملعونہ کے ص ۱۵۰ میں لکھا جس کا کہ جو اس
اور اک کر رہے ہیں وہ بھی اللہ ہی ہے کیوں حضرات بدایوں کیا آپ

اور حضرت مولانا عبد القادر صاحب و حضرت مولانا فضل رسول صاحب کے
یہی عقیدے تھے اور ان آیات کے یہی ترجمے و مطلب گڑبھنے یا آپ کا پٹھا
مجسمہ کفار کا پٹھا ہے واحد قرار پختیں گڑبھنا ہے یا یہ سب بھی کاتب ہی
کے ماتھے ہیں (سوال ۲۵۹) کریمہ لا الذکاء لاجساد کا انکار تو اس سے کیا تعجب
تھا کہ وہ سارے ہی قرآن کا منکر و مکذب ہے مگر جو اس عشرہ میں ذائقہ بھی ہے
اس نے تو اپنے خدا کو چکھا وہ دونوں حضرات سرداران بدایوں بھی اپنے خدا
کو چکھ گئے یا یہ سعادت اس پٹھے ہی کو ملی ہے آپ دونوں صاحبوں نے چکھا
ہو تو آپ ہی اپنے معبود کا مزہ بتائیے کھٹا ہے یا میٹھا کر واسے یا سیٹھا۔

(سوال ۲۶۰) آپ کے پٹھے کو بڑا غیظ اس پر ہے کہ اُسے کافر کہا اور وہ بھی
ایسا کہ جو اُسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر۔ یہ اس کی جلن بے وجہ ہے وہ خود
اپنے رسالہ ملعونہ کے ص ۱۵۰ پر اقرار لکھ چکا ہے کہ افتخار ازل ہی سے مردود
اور جمہول النسب اور کافر اور مشرک اور لحد اور زندیق اور شیطان
سب کچھ تھا اور ہے پھر رونا کا ہے مگر ہم اُس کے عقیدہ ملعونہ کی بنا پر دو دلیل
قاطع قائم کریں کہ اس کو ماننے ہی سے کہ بیشک افتخار ایسا ہی کافر ہے کہ جو
اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر و دلیل اول دنیا میں ضرور ایسے کافر
ہیں اور یہ خود اسی اشتہار ملعون ص ۱۰۰ کالم ۲ میں لکھتا ہے جو سن گھڑت آیات
و حدیث کو خدا کا کلام کہے ضرور بالضرور کافر ہے ایسا کافر کہ جو اس کے کفر میں شک
کرے وہ بھی کافر ص ۱۰۰ کالم ۴ میں اللہ عزوجل کی صفات غیر ثنا ہی مان کر لکھتا ہے
جس کو کہ اس میں شک ہو وہ ایسا کافر ہے کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ
بھی کافر ہے اور جب بلاشبہ بعض کفار ایسے ہیں اور اس کے نزدیک عالم میں جو
کچھ ہے عین خدا ہے اس کا غیر ممکن ہی نہیں تو اس کا معبود وہی وہ کافر ہو کہ جو

اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر اور یہ اپنے ملعون دھرم میں اپنے مسیود کا عین ہے تو افتخار ہی وہ کافر ہے کہ اُس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر یہی ہمیں ثابت کرنا تھا۔ دلیل دوم - ہم کہ چکے کہ افتخار ایسا کافر ہے کہ اُس کے کفر میں شک بھی کفر ہے اور ہم اُس کے دھرم میں عین خدا ہیں اور خدا جو فرمائے حق ہے لہذا ہمارا فرمایا ہوا قطعاً حق ہے کہ افتخار کافر اور جو اُس کے کفر سے نہیں شک کرے وہ بھی کافر۔ فرمایا یہ دونوں دلیلیں اُس کے عقیدہ ملعونہ سے قطعی ہیں یا نہیں۔ (سوال ۱۳۲) یہ دلیل عام الود ہے یا نہیں جس سے افتخار کی خامضہ الاستئمان اور اس اشتہار اور اس کے بعد جو کچھ لکھے گئے ہیں ہر فقرے کا پورا رد ایک اسی قریب قطعی سے ہو گیا کہ ہم کہتے ہیں اُس کی تمام اگلی پچھلی خرافات ملعونہ سب باطل و ہذیان و القائے شیطان ہے اور وہ جھوٹا کذاب ناقابل خطاب۔ یہ مضمون ضرور حق ہے اور وہ اور اُس کی تمام خرافات یقیناً ایسی ہی ہیں اس پر خود اُسے ایمان لانا لازم کیونکہ یہ ہم کہتے ہیں اور ہم اُس کے دھرم میں اُس کے خدا ہیں اور خدا کے سب فرمودے حق و بجا ہیں۔ اچھ لکھ کہ ایک ہی جملہ میں کافر کی اگلی پچھلی ساری تار پود ہمیشہ کو ملعون و مردود و نیست و نابود۔ (سوال ۱۳۳) کیا اس ملعون چمر توحید کا قائل عالم بھر میں اس مُریشکی کے سوا کوئی نہیں ایسا ہے تو اس کا کذاب و کافر ہونا خود ظاہر کہ غیر مسبیل المؤمنین چکر فضلہ جہنم و ساءت مصیبت کا مستحق۔ اور اگر ہیں اور آپ کو اپنے پیچھے کی رعایت ہے کہ وہی سکونت کی غایت ہے تو جانے دیجیے ہم خود اُس سے کچھ نہیں کہتے کوئی دوسرا اس چمر توحید کا قائل کہے اُس سے پوچھے کہ اگر زید تھے کہے کہ تو نطفہ شیطان ولید انا ہے تو کا پٹھا لکھے گا بچا کہنے کا پلاسور کا جنا ہے تو اُس کا یہ کنا حق ہے یا نہیں۔ نہیں تو کیوں لاکھ

تو خدا ہی تھے یہ کہہ رہا ہے غیر تو ہے ہی نہیں اور خدا کا استناد یقیناً بجا ہے اور اگر اسے حق ماننا ہے تو تو لکھ لکھ کیسے ہوا تیرے تو یہ موٹے موٹے پانچ باب ہیں ابلیس اُو گدھا کتا سویر (سوال ۱۳۴) نیز اسی اپنے نئے پکڑے ہوئے چمر توحید سے پوچھے اگر زید عمر و بکر خالد کا لاچور کسے باشد تیری جور و بیٹی ماں بہن سے نہ نا کرے تو تو راضی ہے یا نہیں نہیں تو کیوں وہ سب تیرے خدا ہی تو ہیں خدا کے فضل پر اعتراض کیسا۔ اور اگر راضی ہے تو اس کا اعلان چھاپ دے بلکہ جور و غیرہ کے ماقول پر جلی قلم سے وقف فی سبیل الشیطان لکھ کر بازاروں میں گشت دے کہ میرا موجد ہوتا تو سب پر کھلے اور شیطان کے نام پر نہ بگڑ وہ بھی تو تیرا خدا ہی ہے کہ غیر تو ممکن ہی نہیں (سوال ۱۳۵) اگر ولید بلید زید کا لاچور کسے باشد تیرے ہی ساتھ کچھ کرنا چاہیے تو کیا تو فوراً نہ جھک جائیگا سجدہ شکر میں نہ گرجا کہ تیرے خدا نے مجھے نوازا۔ اگر نہیں تو تیرے برابر ناشکر کا فر کون۔ اور اگر ہاں تو اپنی پشت کی طرف وہی الوقت فی سبیل الشیطان کا بلا لگو اگر بازاروں گلیوں میں گشت کر کہ معلوم ہو کہ تو کھر چر توحید یا ہے (سوال ۱۳۶) فرض کی کیا حاجت۔ اپنے اُس نئے پکڑے ہوئے سے کہیے کہ اپنے اُس ملعون عقیدے کی بنا پر چلے یا ور کہہ کہ ہر شے عین خدا ہے اور عین کا عین عین ہے تو ہر شے ہر شے کی عین ہے مثلاً زید عمر و عین خدا ہیں تو خدا اُن دونوں کا عین ہے اگر اُن میں کسی کا غیر ہو تو وہ خدا کا غیر ہو گا غیر کا وجود لازم آئے گا اور وہ تیرے نزدیک مطلقاً محال ہی اب یہاں سے دو مقدمے حاصل ہوئے زید عین خدا ہے اور خدا عین عمر و ہے تو نتیجہ نکلا زید عین عمر و ہے وہی ہذا القیاس کوئی سی وجہ میں لیلی جائیں یا ہم خود وئے واحد ہو گئی اب کون شمار کر سکتا ہے دنیا بھر کی رند یوں غالیوں کا جن سے رستا دن چکولوں اور گھروں میں دونا ہو رہے ہیں وہ سب اس نو گرفتار کی ماں ہیں کہ

اللہ اکبر ان سوالات سے دوسرا عظیم قاہر پہلو۔ بدایونی پٹھے اور سب چمر توحید یوں سے دیگر ۱۰ سوال۔

(سوال ۱۰) سوالات ۱۰۱۔ چمر توحید یوں اور ان کے اہالی سوالی سب کو جہنم میں ڈال دیا گیا جو کچھ صفات ملعونہ حرکات ملعونہ حالات ملعونہ یہاں تک مذکور ہوئے اور دنیا بھر میں روز لعنت ابلیس سے آج تک ہوئے اور قیامت تک ہونگے وہ سب افتخاری خدا کے نہیں کیونکہ اُس کا غیر تو ہے ہی نہیں سب کچھ وہی ہے تو جو افتخار اور سب چمر توحید یوں کے عقیدہ و اقرار سے ثابت ہوا کہ ان کا خدا کون ہے وہ اُس سے آئیں حدیثیں گریہ کر اللہ و رسول پر افر کرنے والا۔ کا ذکر وہ بھی ایسا کہ جو اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ تَبَّ لِلَّذِينَ كَفَرُوا بِطَبْعِهِمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (سورہ بقرہ ۲۴) ہاں ہاں افتخاری خدا کیا ہے۔ معدوم۔ مردہ۔ بے۔ گدھا۔ سور۔ کتا۔ اپنے ہاتھوں اپنا گھر گھر دہرا کر سنے والا۔ جہنم کا سخن۔ ایک عربی جملہ ٹھیک نہ گڑھ سکنے والا۔ شرائعات۔ ہدایاں بکنے والا۔ اللہ کے شیطان والا۔ جھوٹا۔ ناقابل خطاب۔ ہاں ہاں افتخاری خدا لطفہ شیطان ولد الزنا۔ الوکا پھٹا۔ گدھے کا بچہ۔ گتے کا پلا۔ سور کا جنا۔ جس کی جرو۔ بیٹی۔ ماں۔ بہنوں سے لوگ رات دن زنا کرتے ہیں۔ خود اُس کے ساتھ لاکھوں فاسق لواطت کر رہے ہیں۔ وہ خود اپنی ماں سے زنا کرتا ہے۔ ہاں ہاں افتخاری خدا اپنے باخانے کے مقام سے کھاتا لوٹتا ہے۔ اپنے مومنین سے گوبر کرتا ہے۔ بے ایمان مفسد۔ لومڑی صفت۔ بھگڑا۔ بھٹکا۔ بٹھا۔ دور سے غوغا کرنے والا۔ تھان پر بندھا۔ ڈھیلچوں ڈھیلچوں جھنجھنے والا۔ کفر کی لید۔ گت کر عالم میں گند پھیلا سنے والا۔ بونگا۔ بد عقل۔ بوجھ بھگڑا۔ اجہل۔ مغتری۔ کذاب۔ دغا باز۔ کتا بول لدا گدھا۔ دجال گمراہ۔ آلو کو آواز لالچی کو

واندہ لالچی بڑھنے والا۔ ہاں ہاں افتخاری خدا کون ہے تو نے کی کالک سے اپنا مومنین کا لاکر کے۔ گدھے پر چڑھ کر۔ پرانے جوتیوں کے ہار اپنے گلے میں ڈال کر۔ چوک میں تشہیر ہونے والا۔ اور بچھے جیچھے لوٹنے تالیاں پیٹتے چلتے ہیں کہ بھڑا ہے بھڑا۔ بدایونی پٹھے کو اپنے مزعوم خدا کے ان ملعون اوصاف میں کیا جائے عذر ہے کہ ان کا موصوف اگر اُس کا غیر ہو تو شر کا وجود ہو جاتا ہے اور یہ اُس کے نزدیک مشرک کا عقیدہ ہے جو ایسا مانے مشرک کافر ہے تو ضرور یہ سب کچھ وہی ہے ہزار ہزار لفظ ایسے عجوبہ خدا بننے والے پر اصرار و اصرار سچے خدا کی مشابہتیں اُس کے پیچاریوں پر۔ بدایونی پٹھا کے آئین۔ اور نہ کہے تو کیا ہوتا ہے تیر تیرا نہ ہو گیا کچھ کے پار ہو کر چھاتی چھلنی کر گیا کہ اُس کے خدا کا فرمودہ ہے وہ اُس کے خلاف کہ کیا سکتا ہے جان ہے کسی الہی کے سحرے چمر توحید یوں میں کہ اپنے مزعوم خدا کے ماتھے سے یہ لعنتوں کے کالے ٹیکے چھڑا سکے ضعیف الطبا والمطلوب ۵ لبس المولى ولبس العشير ۵ لا لعنة الله على الظالمین ۵ کذلک العذاب ولعذاب اب الاخرة اکبر لوکانذا یعلمون ۵ (تکمیل جلیل) سوالات یہاں بلا مبالغہ ہزاروں ہو سکتے ہیں کہ ملعون چمر توحید یوں کے دواصل کچھ ایک یہ کہ ہر شخص خدا ہے اس نے ہر کذاب کا فر کا ہر قول حق کر دیا کہ خدا کا فرمودہ ہے ہر فاسق فاجر زانی لوطی کا ہر فعل صواب کر دیا کہ خدا کا فعل ہے دوسرا یہ کہ ہر شے ہر شے کی مین ہے اس نے ولی سے نبی تک کے تمام اوصاف ہر کافر ملعون کو دیدیے اور فاسق سے مرتد تک کے تمام رذائل ہر ولی نہیں کے لیے کر دیے نبی معاذ اللہ شیطان ٹھہرا اور شیطان نبی مسلمان کا و کافر مسلمان۔ فاسق متقی متقی فاسق۔ جنت دوزخ دوزخ جنت۔

ظالم مظلوم مظلوم ظالم۔ صادق کا ذب کا ذب صادق۔ حق باطل باطل حق۔
 آقا غلام غلام آقا۔ پادشاہ رعیت رعیت پادشاہ۔ رات دن دن رات۔
 شریف چار چار شریف۔ عورت مرد مرد عورت۔ شہد پاخانہ پاخانہ شہد۔
 سوڑ بکری بکری سوڑ۔ پھر نوچیدلوں کا دہن ان کی عورت کا بدن ان کی عورت
 کا بدن ان کا دہن۔ غرض ہر حسن قبیح ہر قبیح حسن۔ تواضع وانکسار تکبر و افتخار
 تواضع وانکسار۔ حالانکہ انکسار پر اللہ کی رحمت اور افتخار پر اللہ کی لعنت
 ہے۔ پہلی اصل ان خفا کا خدو دعوے ہے اور دوسری اصل ان کے
 عقیدہ ملعونہ پر دلیل قاطع سے ثابت جس سے انھیں مفر نہیں جس کا بیان
 ابھی سن چکے ان دونوں پاک ملعون اصول نے نہ دین باقی رکھنا نہ دینا عقل نہ
 نقل نہ کوئی شے ایک دم سب کو آگ دیدی۔ لا لعنة الله على الظالمين
 (تبیخیل) خدا انصاف دے تو یہی دو جملہ نے کے لیے یہی اخیر کے ستر
 سوال تمام چہر نوچیدلوں کا دماغ ٹھیک کر کے کو بس ہیں یا تو اپنے نجس
 گریبانوں میں سوکھ ڈال کر سوچیں اور یہی توبہ کر کے مسلمان ہوں اگرچہ ان
 کے داعی ملعونوں کو توبہ نہیں مل سکتی ان اللہ لا یدہی من ہو مصروف
 کذاب ۵ یا ان سے عہدہ براہوں یہ لعونہ لعالے محال ہے انی لہم
 التناوش من مکان بعید ۵ اور جیسا یہ دونوں نصیب نہ ہوں تو وہ
 بیکسر اختیار کریں کہ جو الزامات ان سوالوں میں قائم کیے سب قبول دیں
 اپنے اور اپنے متعلقین کے ان گشتوں کی کارروائیاں شروع کریں یقین
 جائیں کہ بھان منی اور نٹ اور نچکیوں سے زیادہ انھیں مل رہا کریگا۔ سلجلم
 الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵ اور افتخار ہو یا مغفرت خوار سب کے
 جواب کا ناطقہ تو جحدہ تعالیٰ سوال اس ہی بند کر چکا کسی کو کچھ کہنے کی گنجائش

نہ رہی جو کچھ اب تک بکا تھا ایک ایک حرف کار دہو گیا اور جو کچھ آگے کیس سب کا
 دنیاں شکن جواب پیشگی ہو چکا والحمد للہ (تنبیل) بات یہ ہے کہ توحید
 مسلمان کا ایمان ہے اور وحدت حق لیکن اتحاد اتحاد جس کے اتحاد ہونے کے
 حضرت مولنا عبد القادر صاحب بھی مثل تمام علمائے اسلام قائل تھے
 چہر توحیدی ملعونوں نے اتحاد کو وحدت و توحید بنا کر فرق مراتب گمایا اور
 مذہب و طہر و مہر نہ ہوئے سہ گروہ مراتب نکلی زندیقی۔ اس مسئلہ کی
 تحقیق نفیس و جمیل کمال اجمال مفیض کا مل تفصیل حضور پروردگار علیہ السلام
 قبلہ مجدد دین و ملت مظلوم الاقدس کے متعدد فتاویٰ مبارکہ میں ہے ہم ان
 میں سے بعض نقل کرتے کہ اندھوں کی آنکھیں کھلیں ارشاد ارباب اولیائے کرام
 کے معنی سمجھتے مگر ایک حدیث مانع آئی کہ واضع العلم فی غیر اہلہ مقلدہ للو الخنازیر
 ناہل کے سامنے علم کی بات رکھنے والا ایسا ہے جیسے سوڑ کے گلے میں موتوں
 کا بار ڈالنے والا۔ اسی کا ترجمہ حضور اعلیٰ حضرت قبلہ مظلوم الاقدس نے فرمایا

علم حق ہرگز نہ نا اہلے مدہ | در گلوئے خاک مسلک و رمنہ

(تنبیل) بدایونی پٹھا اسد سے اسد کفر بخوشی اوڑھتا ہے مگر جہالت
 کے نام سے ہونہ سکڑتا ہے اس کا رسالہ ملعونہ بھم کہ وہ تو سراپا تودہ بھالاک
 فاحشہ ہے اگر اس دوورقی ملعون ترہی کی جہالتیں دکھائی جائیں ایک دوسرا
 رسالہ لکھنا پڑے پہلی بسم اللہ بعد بسم اللہ آیت کریمہ میں بالانفس بالاعین۔
 بالالف بالافون بالسن پھر پہلی ہی سطر میں ورحمت اللہ پھر والسفر بالاء
 طاق چند ہی سطر بعد اپنی گڑھی ہوئی آیات و حدیث کو اپنے و اصناعات
 لکھتا ہے یہ میرے و اصناعات ہیں۔ آیات و حدیث اپنے و اصناعات خود
 مفعول بنا اور بنا ہی چاہے کہ اس کے دھرم میں فعل فاعل فعل ایک ہیں

کذاب و ضائع ہونا کھل گیا ہم اُس کے جواب میں اُس سے بہتر کیا کہہ سکتے ہیں جو قرآن عظیم میں کاذبوں کے لیے ارشاد ہے کہ یَحْلِلُ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝ اور اُس کا ثبوت کتنا کامل ہے کہ جس پر پرہیز کیے ہوئے کی گواہی کی گئی ہے اس سے زیادہ اور کیا دلیل صدق درکار ہوگی جس پر وہی جلالہ عزوجل نے فرمایا کہ الْكَاذِبِينَ پر واحد شمار کی پھٹکار ہوگی اور کیوں نہ ہو کہ کافر کو کاذب ہونا لازم آیا یعنی الْكَاذِبُ الذِّينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وسیع علم الذین ظلموا ۱۱ منقلب یقلبون جناب مولوی عبد القدیر و عبد الماجد بدایونی صاحبان! ہم عرض کر چکے اور پھر کیے دیتے ہیں کہ اس بار آپ کے پیٹھے نے تمام ملعون کفروں کا دھڑا حضرت مولانا مولوی محمد عبدالقادر صاحب قدس سرہ کے سر باندھا ہے کہ حضرت نے خاص اُس کو سکھائے ہیں اللہ نہ کرے کہ آپ جیسے حضرات اتنے ناخلف ایسے بے سمجھاوت اس قدر بے غیرت ہو جائیں کہ حضرت ممدوح پر ایسے ملعون کفروں کا غلیظ اتہام سنکر بھی ٹپکے کی رعایت میں مہر بردہ ہیں رہ جائیں لہذا فوراً فوراً یا تو ان ایک سو ایک سوالوں کے معقول جواب دیجیے یا اللہ و رسول کو یاد کر کے بے پردہ و حجاب لکھ دیجیے کہ بے شک مہنگی کذاب کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اُس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر آگے آپ جائیں اور آپ کا کام پہنچا دینا ہمارا کام - وما علینا الا البلاغ المبین و صلے اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و صحبہ و ابنہ و حوزہ اجمعیہ و بارک و سلم ابداً لآبدین آمین -

والحمد للہ رب العالمین

فیقر الیفتح محمد ثمت علی (خان) لکھنوی

۱۳ شوال مکرم ۱۳۳۹ھ

صلی اللہ علیہ وسلم (۱) عبد القادر بن حاجی ہاشم میاں رحمہ - گو ندل (مکت کا ٹھکانا وار)

پتہ (۲) سیٹھ عبد اللہ الشار سمیل کا ٹھکانا واری گو ندلی - رنگون سو رتی بازار